سجدے میں زمین پر کلائیاں بچھانے کا حکم؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کئی افراد کو دیکھا گیا ہے کہ سجدہ میں کلائیاں زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ پوچھنا یہ تھا کہ مرد کے لئے سجدہ کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ نیز سجدہ میں کلائیاں بچھا کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لیے سجدہ کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ سجدہ میں کہنیوں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے جدا رکھے اور سجدے میں کلائیاں زمین پر بچھانا، ناجائز وگناہ ہے، نیز اس طرح پڑھی گئی نماز بھی مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے، لہٰذا اگر کسی نے یوں نماز ادا کی ہو، تو وہ توبہ کے ساتھ اس نماز کا اعادہ بھی کرے۔

تنبیہ! باجماعت نماز میں کہنیاں اتنی کشادہ نہ کی جائیں کہ ساتھ والے نمازی کو تکلیف ہو، نیز مذکورہ حکم مردوں کے لیے ہے، عورتیں سمٹ کر ہی سجدہ کریں گی، یعنی بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا کر رکھیں گی، کیونکہ ان کے لیے اس طرح سجدہ کرنے میں زیادہ ستر (پردہ) ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدہ کرنے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "كان إذا سجد جافى بين يديه، حتى لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت" ترجمہ: جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے، تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے، یہاں تک کہ اگر ہاتھوں کے نیچے سے بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ السجود، جلد2، صفحہ 170، مطبوعہ، دار الرسالہ العالمیہ)

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے: "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا صلی فرج بین یدیه، حتی یبدو بیاض إبطیه" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے، تو ہاتھوں کے درمیان فاصلہ ہوتا، حتی کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یجمع بین الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 53، مطبوعہ، ترکی)

مرد کے سجدہ کرنے کے متعلق نور الایضاح میں ہے: "ویسن مجافاة الرجل بطنه عن فخذیه ومرفقیه عن جنبیه وذراعیه عن الأرض" ترجمہ: سجدہ کرتے وقت مرد کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو رانوں سے، اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے اور اپنی کلائیوں کو زمین سے جدا رکھے۔ (نور الایضاح، صفحہ 256 تا 268، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو، تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 529، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز میں کلائیاں زمین سے اٹھائے رکھنے کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذا سجدت فضع کفیك وارفع مرفقیك" ترجمہ: جب تو سجدہ کرے، تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھ اور اپنی کہنیوں کو اٹھا لے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الاعتدال فی السجود، جلد 1، صفحہ 356، مطبوعہ، قاھرۃ)

نماز میں کلائیاں بچھانے کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اعتدلوا في السجود ولا یبسط أحدکم ذراعیه انبساط الکلب" ترجمہ: سجدہ میں اعتدال کرو، تم میں سے کوئی ایک بھی اپنی کلائیاں کتے کے پھیلانے کی طرح نہ پھیلائے۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب لا یفترش ذراعیه فی السجود، جلد 1، صفحہ 164، مطبوعہ، مصر)

اس حدیث پاک کے تحت حاشیہ سندی علی سنن نسائی میں ہے: "أن یبسط ذراعیه في السجود ولا یرفعهما عن الأرض، کما یبسط السبع والکلب والذئب ذراعیه" ترجمہ: کتے کی طرح کلائیاں پھیلانے سے مراد یہ ہے کہ نمازی سجدہ میں کلائیاں بچھائے اور ان کو زمین سے نہ اٹھائے، جیسے: درندے، کتے اور بھیڑیے اپنی کلائیاں بچھاتے ہیں۔ (حاشیہ سندی علی سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 215، مطبوعہ حلب)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: "المقصود من الاعتدال فیه أن یضع کفه علی الأرض ویرفع مرفقیه عنها وعن جنبیه ویرفع البطن عن الفخذ والحکمة فیه أنه أشبه بالتواضع وأبلغ في تمکین الجبهة من الأرض وأبعد من هیئات الکسالی، فإن المنبسط یشبه الکلب ویشعر حاله بالتهاون بالصلوات و

قلة الاعتناء بها" ترجمہ: سجدہ میں اعتدال سے مراد یہ ہے کہ نمازی اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھا لے اور اپنی کروٹوں سے جدا رکھے، پیٹ رانوں سے جدا رکھے۔ اور اس کی حکمت یہ ہے کہ یہ عاجزی کے زیادہ مشابہ، پیشانی زمین پر جمانے میں زیادہ کافی اور سستی کی حالت سے زیادہ دور ہے۔ بے شک کلائیاں پھیلانا کتے کے مشابہ ہے اور نمازوں میں سستی اور قلت رغبت کی خبر دیتا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الابراد بالظھر، جلد 5، صفحہ 19، مطبوعہ بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے متعلق بسوط سرخسی میں ہے: "فذکرہ ھذا المثل دلیل علی شدۃ الکراھۃ" ترجمہ: اس طرح کی حدیث ذکر کرنا (اس فعل کے) سخت مکروہ ہونے کی دلیل ہے۔ (المبسوط، کیفیۃ الدخول فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 22، مطبوعہ مصر)

نماز کے مکروہات کے متعلق المحیط البرہانی اور النتف فی الفتاوی میں ہے: "واما الکراھیة في الصلاۃ فعشرون خصلة۔۔۔ والتاسعة عشر افتراش الذراعین في السجود" ترجمہ: نماز میں بیس (20) چیزیں مکروہ ہیں، ان میں سے انیسویں: سجدے میں دونوں کلائیاں زمین پر بچھانا ہے۔ (النتف فی الفتاوی، کتاب الصلوۃ، باب الکراھیۃ فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 70، مطبوعہ عمان)

نماز میں کلائیاں بچھانے کے مکروہ تحریمی ہونے کے متعلق رد المحتار اور البحر الرائق میں ہے: "وافتراشهما إلقاؤهما علی الأرض، کما في المغرب۔۔۔ والظاهر أنها تحريمية، للنهي المذکور" ترجمہ: کلائیاں بچھانے سے مراد ہے ان کو زمین پر ڈال دینا، جیسا کہ مغرب میں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ نہی کی وجہ سے (مکروہ سے مراد) مکروہ تحریمی ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، جلد 2، صفحہ 25، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، ملتقطاً)

مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی نماز کے اعادہ کے متعلق البحر الرائق میں ہے: "قالوا کل صلاۃ أدیت مع کراھة التحريم يجب إعادتها" ترجمہ: فقہا نے فرمایا: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے، اس کا اعادہ واجب ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب آداب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 331، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

عورت کے سمٹ کر سجدہ کرنے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال: إذا سجدتما فضما بعض اللحم إلی الأرض، فإن المرأة لیست في ذلك کالرجل ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہی تھیں، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ان سے ارشاد فرمایا: جب تم سجدہ کرو، تو جسم کا کچھ زمین زمین سے ملایا کرو، بے شک عورت اس معاملہ میں مرد کی طرح نہیں۔ (سنن الکبری للبیھقی، باب مایستحب للمراۃ، جلد2، صفحہ315، مطبوعہ بیروت)

عورت کے لیے نماز میں کلائیاں بچھانا مکروہ نہیں۔ چنانچہ حاشیۃ الطحطاوی علی درالمختار میں ہے: "(افتراش الرجل انما قیدبہ لان المراۃ تفترش لانہ استرلھا" ترجمہ: "مرد کا کلائیاں بچھانا" اس کو مرد کے ساتھ مقید کیا گیا ہے، عورت کلائیاں بچھائے گی، کیونکہ عورت کے لیے کلائیاں بچھانے میں اس کے لیے زیادہ ستر (پردہ ہے)۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی در المختار، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ۔۔۔، جلد2، صفحہ363، مطبوعہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0050

تاریخ اجراء: 15 ربیع الآخر 1447ھ/09 اکتوبر 2025ء